# 965-بیمار شخص کا حج پر جانا

## سوال

میں ایک جاپانی لیکن غیر مسلم ہوں میرا ایک دوست کچھ مدت سے اسلام قبول کرچکا ہے اوراب فریضہ حج ادا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی ایک ٹانگ میں بہت بڑا زخم ہے جس کی بنا پروہ بیساکھی کے بغیر نہیں چل سکتا تو کیا وہ حج کرسکتا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے :

**{اوراللہ تعالی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو بھی وہاں تک جانے کی استطاعت رکھے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی سب جہانوں سے بے پرواہ ہے}**. آل عمران ( 97) ۔

اور علماء کرام کی استطاعت کے بارہ میں کلام یہ ہے کہ : استطاعت میں ایسی سواری جو اسے مکہ تک پہنچائے اوراپنی غیر موجودگی کی مدت کا اپنے اہل وعیال اورجن کا خرچہ اس کے ذمہ لازم ہے ان کا خرچہ چھوڑنے اوراپنے ذمہ قرض کی ادائیگی کے بعد مکہ آنے جانے کا خرچہ بھی ہونا اورصحت بھی استطاعت میں شامل ہے ، اوراسی طرح عورت کے لیے محرم کی موجودگی بھی شرط ہے ۔

اورجبکہ آپکے مسلمان دوست کا مسئلہ صحت کے بارہ میں ہے تو ہم یہاں کچھ دیر رکتے اوراس کے بارہ میں بحث کرتے ہیں :

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں عکرمہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ السبیل سے صحت مراد ہے ۔ دیکھیں : تفسیر ابن کثیر سورۃ آل عمران آیت نمبر (79) ۔

لھذا بدن کی امراض اوران عیوب سے سلامتی جو حج سے روکتی ہیں بھی حج کے وجوب کی شروط میں شامل ہوتی ہے ، لھذا اگر کوئی شخص ابدی مریض ہو یا کسی دائمی آفت کا شکار ہو یا پھر بڑي عمر کا بوڑھا ہو یا بستر پر ہو جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جاسکے اس پر فریضہ حج کی ادائیگی فرض نہیں ۔

اورجو شخص کسی دوسرے کے تعاون اورمدد سے حج ادا کرسکتا ہو اوراسے کوئی مددگار اورمعاون بھی میسر ہو تو اس پر فریضہ حج کی ادائیگی واجب ہوگی ۔ دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (34/17) ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

استطاعت کی کئی اقسام ہیں :

بعض اوقات تو شخص خود ہی صاحب استطاعت ہوتا ہے ، اوربعض اوقات کسی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر صاحب استطاعت ہوتا ہے جیسا کہ کتب احکام میں اس کا بیان موجود ہے ۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر سورۃ آل عمران آیت نمبر (97) ۔

اور جس کسی شخص کو کوئی ایسی آفت اور بیماری لاحق ہو جس سے شفایابی کی امید نہیں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنی جانب سے کسی دوسرے نائب کو حج پر روانہ کرے، لیکن ایسا شخص جسے ایسی بیماری اور آفت لاحق ہو جو زائل ہو سکتی ہے اور اس سے شفایابی کی امید ہو تو اسے انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ آفت زائل ہو جائے تو وہ بنفسہ خود فریضہ حج ادا کرے اور اس کے لیے حج کے لیے اپنا نائب بنانا جائز نہیں جو اس کی طرف سے حج ادا کرے۔

دیکھیں: الموسوعة الفقھیة (34/17)۔

لھذا اوپر کی سطور میں بیان کردہ کلام کی بنا پر آپ کے سوال کا جواب بھی واضح ہو جاتا ہے، لھذا سائل عزیز سے گزارش ہے کہ آپ اپنے مسلمان دوست کو یہ جواب بتا دیں، اور میں اس سوال کے اہتمام پر آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس مسئلہ جو کہ دین اسلام کے پانچویں رکن کے متعلقہ ہے کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہا ہے۔

اور میں اسے فرصت سمجھتا ہوں کہ آپ کو دین اسلام کی دعوت دوں اور آپ کو اس عظیم اور حق کے قافلہ میں شامل ہونے کی دعوت دوں جو کہ اسلام اور سلامتی کا قافلہ ہے آپ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔

واللہ اعلم.